چودھواں مسئلہ

مسلمانوں کو مشرک قرار دینے کی شناعت

احادیث نبویہ کی روشنی میں

مسلمانانِ اہل سنت و جماعت جو دل سے کلمۂ شہادت کی تصدیق کرتے، زبان سے اس کا اقرار کرتے اور حمایتِ سنت وردِّ بدعت فرماتے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان کے لیل ونہار حدیث نبوی:

"يَشْهَدُوْا أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ يُؤْمِنُوْا بِيْ وَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ."[1]

کی واضح تفسیر اور "اتَّبِعُوا السَّوَادَ الأَعْظَمَ"[2] کی نمایاں تصویر ہیں، فرقۂ وہابیہ بڑی بے باکی کے ساتھ انھیں کافر ومشرک قرار دیتا ہے، کبھی وہ ایسی ہوا چلاتا ہے کہ عامۂ امتِ مسلمہ مشرک قرار پاتی ہے اور روز مرّہ کی زندگی میں بات بات پر شرک کے فتوے جاری کرتا ہے، جنھیں ان مہربانوں سے سابقہ پڑا ہے وہ ان کے اس طرح کے خصائل سے بخوبی آگاہ ہیں اور ہم عن قریب ان کی مذہبی کتابوں سے کچھ شواہد بھی پیش کریں گے۔

---

(۱) الصحيح لمسلم ج: ۱، ص: ۳۷، كتاب الإيمان، مجلس البركات.

(۲) ❀ المستدرك للحاكم، ج:۱، ص: ۱۱۵، كتاب العلم/ باب لا يجمع الله هذه الأمة على الضّلالة أبدا.

❀ ومشكاة المصابيح، ص: ۳۰، كتاب الإيمان/ باب الاعتصام بالكتاب والسنة، مجلس البركات.

قال صاحب المشكاة: "رواه ابن ماجه من حديث أنس" لكن لم أجده في سننه بهذا اللفظ وهو أخرجه بلفظ "فعليكم بالسّواد الأعظم". ۱۲ منه

سب سے پہلے ہم یہاں کچھ احادیث نبویہ سے اپنے مسلمان بھائیوں کو شاد کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنی ایمانی نگاہوں سے مشاہدہ کرلیں کہ انھیں مشرک کہنے والے احادیث مبارکہ پر عمل کر رہے ہیں، یا ان سے منحرف ہیں۔

- یہ حضرات کبھی عامۂ مسلمین کو مشرک بتاتے ہیں۔ اور
- کبھی انفرادی طور پر مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں۔

دلائلِ اہلِ سنت

اس مناسبت سے ہم یہاں دو انواع کی حدیثیں نقل کرتے ہیں:

پہلی نوع کی حدیث کا مفاد یہ ہوگا کہ پوری امت مسلمہ کبھی مشرک نہیں ہوگی۔

اور **دوسری نوع** کی احادیث کا مفاد یہ ہوگا کہ کسی مسلمان کو کافر یا مشرک کہنا خود کافر یا مشرک ہونا ہے کیوں کہ کوئی مسلمان کسی کے کافر یا مشرک کہہ دینے سے کافر یا مشرک نہیں ہوتا، جیسے حلال مطعومات یا مشروبات، وغیرہ کسی کے حرام کہہ دینے سے حرام نہیں ہوجاتے۔

اس بحث سے ہمارا مقصود حضرات وہابیہ کی اصلاح بھی ہے کہ شاید کسی وہابی کے دل میں ان احادیث سے خوفِ خدا پیدا ہو اور وہ مسلمانوں کو مشرک بنانے سے توبہ و رجوع کرلے۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ.

نوعِ اول کی حدیث

پوری امت مسلمہ کبھی مشرک نہیں ہوگی

① عَنْ عُقبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله تعالى عليه وسلّم- خَرَجَ يَوْمًا ... فقال: ... وَ إِنِّي وَ اللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَ لٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.[1]

---

(۱) ❀ صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۱۷۹، كتاب الجنائز/ باب الصّلاة على الشهيد، مجلس البركات.
❀ الصحيح لمسلم ج: ۲، ص: ۲۵۰، كتاب الفضائل / باب إثباتِ حوضِ نبيّنا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و صفاتِه، مجلس البركات.

ترجمہ: حضرت عُقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے ... تو فرمایا... اللہ کی قسم، یقیناً مجھے تم پر یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ زمین کے خزانوں کو دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش کرو گے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ "سارے مسلمان مشرک ہو جائیں" اس کا کوئی اندیشہ نہیں، ہاں گاہے گاہے بعض اس کا شکار ہو سکتے ہیں، چناں چہ عمدۃ القاری، فتح الباری اور ارشاد الساری وغیرہ میں اس حدیث کی یہی تشریح کی گئی ہے کلمات سب کے یہ ہیں:

معناهُ: علىٰ مجموعكم؛ لأنّ ذٰلك قَدْ وقَعَ مِنَ البعضِ، و العياذ باللّٰه تعالىٰ.[1]

ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ: میں تم سب لوگوں کے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں کرتا، کیوں کہ بعض لوگ تو مشرک ہوئے ہیں، اللہ کی پناہ۔

امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

فإنّ معناهُ: ... أنّها لا ترتدّ جملةً و قد عصمها اللّٰه تعالىٰ مِن ذٰلك.[2]

ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ امت مجموعی طور پر مرتد نہیں ہوگی جب کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو اس سے معصوم فرما دیا ہے۔

اس کے برخلاف فرقہ وہابیہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیتا ہے،

ان کا عقیدہ ہے کہ تقلید شرک اور مقلدین مشرک ہیں جیسا کہ تقلید کی بحث میں ہے، حالاں

---

(۱) ❀ عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج: ۸، ص: ۲۲۷، كتابُ الجنائز/ باب الصّلاة على الشهيد، دار الكتب العلمية، بيروت.

❀ فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ج: ۳، ص: ۱٦۹، كتاب الجنائز/ باب الصّلاة على الشهيد، المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر.

❀ إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ٤٤۰، كتاب الجنائز/ باب الصّلاة على الشهيد، المطبعة الكبرىٰ الأميرية، بولاق، مصر.

(۲) المنهاج في شرح الصحيح لمسلم ج: ۲، ص: ۲۵۰، كتاب الفضائل/ بابُ إثباتِ حوضِ نبيّنا صلى الله تعالىٰ عليه وسلّمَ و صفاتِهِ، مجلس البركات.

کہ تقلید کا ثبوت عہد رسالت و عہد صحابہ سے ہے اور بارہ سو سال سے زیادہ ہوئے اہل اسلام — جن میں بڑے بڑے محبوبانِ خدا، عاشقانِ رسول، کاملانِ امت، اولیا، صُلحا، علما، ائمہ، اور دیگر مومنین ہیں۔ تقلید کرتے آرہے ہیں اور عرصۂ دراز سے **سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت چار مذاہبِ تقلید۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ میں منحصر ہو چکے ہیں**، جیسا کہ علامہ سیّدی احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں:

مَنْ شَذّ عن جمهور أهل الفقه و العلم والسّواد الأعظم فقد شذّ في ما يُدخِلُه في النّار، فعَلَيْكُمْ مَعَاشِرَ المؤمنين باتّباع الفرقة النّاجية المسمّاة بـ "أهل السُّنّة والجماعة" فإنّ نصرةَ الله تعالىٰ و حفظه و توفيقه في موافَقِتِهم، و خذلانَه و سخطه في مخالَفتِهم.

وهٰذه الطائفةُ النّاجيةُ قد اجتمعت اليوم في مذاهب أربعةِ و همُ الحنفيون و المالكيون والشّافعيّون و الحنبليّون ـــ رحمهمُ الله تعالىٰ ـــ و مَن كان خارجًا عن هٰذه الأربعة في هٰذا الزّمان فهو مِن أهل البدعة والنّار۔[1]

ترجمہ: جو شخص جمہور فقہا و علما اور سوادِ اعظم سے الگ ہوا، وہ ایسے عقیدے کے ساتھ الگ ہوا جو اسے جہنم میں داخل کرے گا، تو اے مومنوں کے گروہ! تم پر فرقۂ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے؛ کیوں کہ اللہ کی مدد، اس کی حفاظت اور اس کی توفیق اہلِ سنت کی موافقت میں ہے، اور اس کی مدد سے محرومی اور اس کی ناراضی اہل سنت کی مخالفت میں ہے۔

اور یہ نجات والا گروہ اب چار مذاہب۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ میں مجتمع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے۔ اس زمانے میں جو ان چاروں مذاہب سے باہر ہے وہ بدعتی و جہنمی ہے۔

اس عبارت سے یہ عیاں ہے کہ سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت چار مذاہب:

❀ حنفی، ❀ مالکی، ❀ شافعی، ❀ حنبلی

میں منحصر ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ تمام اہل سنت و جماعت مقلد ہیں اور یہ سب انھی چاروں

(۱) حاشية العلّامة الطحطاوي على الدّر المختار، ج: ٤، ص: ١٥٣، كتابُ الذبائح، دارُ المعرفة، بيروت.

میں سے کسی ایک امام معین کی تقلید کرتے ہیں، تو یہ سب وہابی مذہب میں معاذ اللہ مشرک ہوئے۔

فرقۂ وہابیہ کے معتمد و مستند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی اپنے رسالہ "الإنصاف" میں لکھتے ہیں:

بَعْدَ المائتَيْنِ ظَهَرَ فِيْهِم التَّمَذْهُبُ للمجتهدين بأعيانِهم، و قَلّ مَنْ كَانَ لَا يَعْتمِدُ علىٰ مذهبِ مجتهدٍ بِعَيْنِهٖ.[1]

ترجمہ: دو صدی بعد تقلید شخصی ظاہر و عام ہوئی اور ایسے افراد کم یاب ہو گئے جو کسی ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتے ہوں۔

تو اس لحاظ سے بارہ سو سال کے ائمہ، فقہا، علما، اولیا، صُلحا، عامۂ مومنین غیر مقلدوں کے مذہب میں مشرک ہوئے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"میں یہاں صرف ان **ائمہ دین و علمائے مستندین کے چند اَسما شمار کرتا ہوں** جو خاص اپنے ارشادات و تصریحات کی رو سے مذہب غیر مقلدین پر کافر و مشرک ٹھہرے، و العیاذ باللہ ربّ العالمین۔ ان میں سے ہیں:

(۱) امام ابو بکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد

(۲) امام ابن السمعانی (أبو سعد عبد الكريم بن أبي بكر محمد، السمعاني المروزي الشافعي، متوفی: ٥٦٢ھ)

(۳) امام کیا ہراسی (أبو الحسن علي بن محمد علي الطبري المعروف بالكياهراسي، متوفی: ٥٠٤ھ)

(۴) امام اجل امام الحرمین (أبو المعالي الجويني المقلب بـ إمام الحرمين عبد الملك بن عبد الله بن يوسف متوفی: ٤١٩ھ)

(۵) امام محمد محمد محمد غزالی (أبو حامد محمد بن محمد بن محمد بن أحمد الغزالي، متوفی: ٥٠٥ھ)

---

(۱) الإنصاف في بيانِ سببِ الاختلاف، ص: ١٩، بابُ حكايةِ حالِ النّاس قبلَ المائةِ الرّابِعةِ، مكتبة ايشيق، استانبول.

(۶) امام برہان الدین صاحب ہدایہ

(۷) امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری، صاحبِ خلاصہ

(۸) امام کمال الدین محمد بن الہمام (صاحب فتح القدیر)

(۹) امام علی خوّاص (۱۰) امام عبد الوہاب شعرانی

(۱۱) امام شیخ الاسلام زکریا انصاری

(۱۲) امام ابن حجر مکی

(۱۳) علامہ ابن کمال باشا، صاحبِ ایضاح و اصلاح

(۱۴) علامہ علی بن سلطان محمد قاری مکی

(۱۵) علامہ شمس الدین محمد، شارحِ نقایہ

(۱۶) علامہ زین الدین مصری، صاحبِ بحر

(۱۷) علامہ عمر بن نجیم مصری، صاحبِ نہر

(۱۸) علامہ محمد بن عبد اللہ غزی تمر تاشی، صاحبِ تنویر الابصار

(۱۹) علامہ خیر الدین رملی، صاحب فتاوی خیریہ

(۲۰) علامہ سیدی احمد حموی، صاحبِ غمز

(۲۱) علامہ محمد بن علی دمشقی، صاحبِ دُر و خزائن

(۲۲) علامہ عبد الباقی زرقانی، شارحِ مواہب

(۲۳) علامہ برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی، صاحبِ جواہر اخلاطی

(۲۴) علامہ شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی

(۲۵) علامہ احمد شریف مصری طحطاوی

(۲۶) علامہ آفندی امین الدین محمد شامی

(۲۷) صاحبِ مُنیہ [1] (امام محمد بن محمد الرشید کاشغری، متوفی: ۷۰۵ھ)

(۲۸) صاحب سراجیہ (الفتاوی السراجیہ- علامہ سراج الدین اوشی)

---

(۱) **مُنية** - پورا نام "مُنية المصلي" ہے، فقہ حنفی کی کتب معتمدہ سے ہے۔ ۱۲ منہ

(۲۹) صاحب جواہر (جواہر الفقہ- شیخ الاِسلام عمر نظام الدین، متوفی بعد ۶۰۰ھ)

(۳۰) صاحب مصفّٰی (ابوالبرکات امام حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی، م:۷۱۰ھ)

(۳۱) صاحب ادب المقال

(۳۲) صاحب تتارخانیہ (امام عالم بن علائی حنفی، متوفی: ۷۸۶ھ)

(۳۳) صاحب مجمع (الانہر) (مولانا عبدالرحمن بن الشیخ محمد بن سلیمان، ج:۱۰۷۸)

(۳۴) صاحبِ کشف (علامہ عبدالعزیز بخاری، م:۷۳۰ھ)

(۳۵) مؤلفان عالم گیریہ، کہ باقرارِ مؤلف امداد المسلمین پانچ سو علما تھے۔ یہاں تک کہ...

(۳۶) جناب شیخ مجددالفِ ثانی (شیخ احمد سرہندی)

(۳۷) شاہ ولی اللہ صاحب (محدث دہلوی)

(۳۸) شاہ عبدالعزیز صاحب (محدث دہلوی)

(۳۹) قاضی ثناء اللہ پانی پتی، حتی کہ خود

(۴۰) میاں نذیر حسین دہلوی اور ان کے اتباع و مقلدین، مگر یوں کہ فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۔[۱]

(ترجمہ: تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا۔) والحمد للہ رب العٰلمین! ان میں وہ بھی ہیں جن سے خود امام العصر و دیگر متکلّمینِ طائفہ نے استناد کیا، اور ان کے اقوالِ باہرہ و کلماتِ قاہرہ کو- جو اصولِ طائفہ کے صریح بیخ کن تھے چھپالیا۔

ان حضرات کا اپنے مباحثہ میں تقلیدِ شخصی کے وجوب و عدمِ وجوب کی بحث چھیڑ دینا نِرا فریب ہے کہ اہلِ تعیین و اصحابِ تخییر دونوں فریق جوازِ تعیین و (تقلید شخصی میں) عدم حرج کو تسلیم کیے ہوئے ہیں، جن کے نزدیک سرے سے تقلید شرک و کفر ہے اُن کے مسلک سے اسے کیا تعلّق"۔[۲]

• ہندوستان میں فرقۂ وہابیہ کے بانی تقویۃ الایمان میں ایک حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

"پھر اللہ آپ ہی ایک ایسی باو بھیجے گا کہ سب اچھے بندے کہ جن کے دل میں تھوڑا سا بھی

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الحشر: ۵۹، الأیۃ: ۲.

(۲) الفتاوی الرضویۃ، جلد: ۳، ص:۳۰۷، باب الإمامۃ / رسالہ: النّھي الأکید عن الصّلاۃ وراء عِدَی التقلید، سنی دار الاشاعت، مبارك فور.

ایمان ہوگا مرجاویں گے اور وہی لوگ رہ جاویں گے کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں قدیم شرک بھی رائج ہو جائے گا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"(۱)

یہاں امام الوہابیہ نے صاف صاف لکھ دیا" سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا" یعنی وہ ہوا چل چکی جس سے تمام ایمان والے مرگئے اور قدیم شرک (یعنی بت پرستی) بھی رائج ہو گیا، تو پھر دنیا میں نہ اسلام رہا، نہ کوئی مسلم۔

- علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی رد المحتار، کتاب الجہاد میں ان کا یہی عقیدہ لکھا، چناں چہ فرماتے ہیں:

لکنّهم اعتقدوا أنّهم هُمُ المسلمون، وأنّ مَنْ خَالَفَ اعتقَادَهم مشركون.(۲)

ترجمہ: ان کا عقیدہ ہے کہ بس وہی مسلمان ہیں، اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ مشرک ہیں۔

الغرض یہ ایک امر واقعہ ہے کہ یہ دنیا میں صرف اپنے فرقے کو مسلمان جانتے ہیں اور اپنے سوا دنیا کے بے شمار مسلمانوں کو مشرک قرار دیتے ہیں حالاں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑے واضح الفاظ میں ارشاد فرما دیا تھا:

إِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي.

"اللہ کی قسم یقیناً مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے" اس طرح کے خطابات میں گو اولین مخاطب اصحاب رسول ہوتے ہیں مگر مراد قیامت تک کے سارے مسلمان ہوتے ہیں تو یہ وہابیہ کا صحیح البخاری کی اس حدیث پاک سے انحراف ہے۔

نوعِ دوم کی احادیث

مسلمان کو کافر کہنے والے پر کفر پلٹ جاتا ہے

صحیح مسلم شریف میں ہے:

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَة ، أنّ رسولَ الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- قال: إذا قال الرجلُ: هَلَكَ النّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ.

---

(۱) تقوية الإيمان ص: ۳۸، الفصل الرابع في ذكر ردّ الإشراك فى العبادة، راشد كمپنى، ديو بند.

(۲) رد المحتار، ج:٦، ص:٤١٣، كتاب الجهاد/ باب البُغاة، دار الكتب العلمية، بيروت.

اور مسند احمد بن حنبل کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: إِذَا سَمِعْتُمْ رَجُلاً يَقُولُ: قَدْ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہے -یا- جب تم کسی شخص سے یہ کہتے سنو کہ "لوگ ہلاک ہو گئے" تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

شرک بجائے خود بڑی ہلاکت ہے اور اپنے سوا تمام اہل اسلام کو مشرک بنانا یہ کہنے کے مرادف ہے کہ "لوگ ہلاک ہو گئے" تو ارشاد رسالت کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار اور شرک کی نجاست سے آلودہ وہی ہے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم-: «أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ "كَافِرٌ". فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ».(۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو "کافر" کہے تو دونوں میں سے ایک یقیناً کافر ہو گا، جسے کہا: اگر وہ واقعی کافر تھا تو یہ حکم بجا ہے، ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رضی الله تعالى عنه- أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۳۲۹، كتاب البر والصِّلة والأدب/ بابُ النَّهي عن قول "هلك النّاس"، مجلس البركات.

❀ مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۷۱۸، مسند أبي هريرة، رقم الحديث: ۱۰۰۰۶، بيت الأفكار الدولية.

(۲) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۵۷، كتاب الإيمان/ باب بيانِ حالِ إيمان من قال لأخيه المسلم "يا كافر"، مجلس البركات.

❀ صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۹۰۱، كتاب الأدب/ بابٌ من أكْفَرَ أخاه بغير تأويلٍ فهو كما قال، مجلس البركات.

عليه وسلم- قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِيهِ: "يَا كَافِرُ" فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا».(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کلمہ گو کو "اے کافر" کہے تو دونوں میں سے ایک پر یہ حکم ضرور جاری ہو گا۔

۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ -رضي الله تعالى عنه- أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- يَقُولُ: «لاَ يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوقِ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلاَّ ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ».(۲)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ: جو بھی شخص کسی مرد مسلم کو فاسق یا کافر کہتا ہے اور وہ در حقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو وہ کلمہ اسی پر پلٹ آتا ہے (کہ وہ فاسق یا کافر ہو جاتا ہے۔)

۶ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم- يَقُولُ: ... «وَمَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ، - أو- قَالَ: عَدُوُّ اللهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ».(۳)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا کہ: جس نے کسی مرد مسلم کو "کافر" یا "اللہ کا دشمن" کہا اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے گا۔

۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: مَا أَكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ إِلاَّ بَاءَ أَحَدُهُمَا بِهَا، إِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلاَّ كَفَرَ بِتَكْفِيرِهِ.(٤)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک کافر ہو ہی جاتا ہے۔ جسے کافر کہا ہے اگر وہ کافر ہو تو خیر،

---

(۱) صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۹۰۱، كتاب الأدب/ بابٌ من أكْفَرَ أخاه بغير تأويل فهو كما قال، مجلس البركات.

(۲) صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۸۹۳، كتاب الأدب / باب ما يُنهىٰ عن السِّبابِ واللعن، مجلس البركات.

(۳) الصحيح لمسلم ج: ۱، ص: ۵۷، كتاب الإيمان/ باب ما تقدّم، مجلس البركات.

(٤) صحيح ابن حبان ج: ۱، ص: ٤٨٣، كتاب الإيمان/ باب صفات المومنين، فصلٌ ذكر البيان بأنّ من أكفر إنسانا، فهو كافرٌ لا محالة، مؤسّسة الرسالة.

ورنہ (مسلمان کو) کافر کہنے کی وجہ سے یہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

ان احادیث نبویہ کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر، یا فاسق، یا اللہ کا دشمن اعتقاد کرکے اسے کافر، یا فاسق، یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ واقع میں ایسا نہ ہو تو یہ کہنے والا خود کافر، یا فاسق، یا اللہ کا دشمن ہو جائے گا۔

کفر پلٹنے کی تشریحِ نفیس

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی **تشریح نفیس** فرماکر اس کے مفہوم کو دل میں اتارنے کی سعیِ حسن فرمائی ہے وہ تشریح آپ بھی ملاحظہ فرمائیں، آپ رقم طراز ہیں:

"وجہ اس پلٹنے کی جس طرح اربابِ قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے، جب اس نے اسے کافر، یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً یہ اوصافِ ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اُس آئینۂ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اُس کریہ، بدنما شکل کو آئینۂ تاباں کی صورت سمجھا، حالاں کہ دامنِ آئینہ اُس لَوث و غبار سے صاف منزّہ ہے۔

... عُلما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دینِ اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔...

توضیح اس دلیل کی یہ ہے کہ کافر نہیں، مگر وہ جس کا دین کفر ہے۔ اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں، نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہو سکیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝ (۱)

نیز ارشاد باری ہے: مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ (۲)

اب یہ شخص جو مثلاً زید مومن کو کافر کہتا ہے اس کے یہ معنیٰ کہ اس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بے شک ایک دین سے متّصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا، تو لَا جَرم یہ خاص اُسی دین کو کفر بتا رہا ہے جس سے زید اِتّصاف رکھتا ہے اور وہ دین نہیں، مگرِ اسلام، تو بالضرورۃ اس نے دینِ اسلام کو کفر ٹھہرایا، اور جو دینِ اسلام کو کفر قرار دے قطعًا کافر۔" (۳)

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الدھر: ۷۶، الآیۃ: ۳، (ترجمہ: حق مانتا یعنی مومن یا ناشکری کرتا یعنی کافر)۔

(۲) القرآن الحکیم، سورۃ السجدۃ: ۳۳، الآیۃ: ۴، (ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے (کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو، دوسرے میں کسی اور کا)۔

(۳) الفتاوی الرضویۃ ج: ۳، ص: ۳۰۹، باب الإمامۃ / رسالہ: النھي الأکید عن الصّلاۃ وراء عِدی التقلید، سنی دار الإشاعت، مبارك فور.

ان احادیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ سارے مسلمان کبھی کافر یا مشرک نہ ہوں گے، نہ ہی کسی کے کافر یا مشرک کہہ دینے سے کسی مسلمان کے ایمان و اسلام پر کوئی حرف آئے گا، بلکہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والے خود ہی اپنے اعتقادِ فاسد کی بنا پر کفر و شرک کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

یہ حضرات اہل سنت و جماعت کو جن عقائد کی بنیاد پر مشرک یا کافر گردانتے ہیں وہ سارے عقائد کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت سے ثابت ہیں جیسے حضور سید عالم ﷺ کے لیے قادر مطلق کی اطلاع سے غیبی علوم کا عقیدہ، آپ کی تعظیم و توقیر کے فرض ہونے کا عقیدہ، آپ کے آخر الانبیا ہونے کا عقیدہ، آپ کے وسیلے سے بارگاہِ الٰہی میں دعا و طلب مغفرت کا عقیدہ، آپ کی شفاعت کا عقیدہ، باذنِ اللہ تصرفات انبیا علیہم السلام کا عقیدہ، استخارہ کے جواز کا عقیدہ، اور ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید عرفی بلفظ دیگر ان کے اتباع کا عقیدہ۔

گزشتہ صفحات میں ہم یہ عقائد کتاب و سنت سے ثابت کر چکے، بلکہ بیش تر عقائد کے بارے میں یہ بھی واضح کر چکے کہ یہ متفق علیہ و اجماعی ہیں اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایسے عقائد صرف اسلامی عقائد ہیں، یہ کبھی کفر نہیں ہو سکتے۔

وضاحت:

یہاں یہ امر واضح رہے کہ اگر کسی فرد یا فرقے کا عقیدہ کتاب و سنت و اجماعِ امت سے متصادم ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی جس پر بہت سے نصوص دلالت کرتے ہیں جیسے:

- لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ[1] حیلے، بہانے نہ بناؤ، تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے۔
- كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ.[2] حضور ﷺ کے وصال کے بعد کچھ عرب کافر ہو گئے۔
- وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ.[3] اللہ کی قسم میں اُن سب سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکات کے درمیان فرق کریں (کہ نماز کو تو فرض مانیں اور زکات کی فرضیت کا انکار کر دیں)

یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے غلام احمد قادیانی کی تکفیر کی کہ اس نے کتاب و سنت و اجماع کے برخلاف نبی ہونے کا دعوی کیا، یوں ہی اگر کوئی ایسا عقیدہ ظاہر کرے جو نہ کتاب اللہ میں ہو، نہ سنتِ

(١) القرآن الحكيم، سورة التوبة:٩، الأية: ٦٦.
(٢) صحيح البخاري ج: ١، ص: ١٨٨، كتاب الزكاة/ بابُ وجوبِ الزكاة. مجلس البركات.
(٣) صحيح البخاري ج: ١، ص: ١٨٨، كتاب الزكاة/ باب وجوب الزكاة. مجلس البركات.

رسول اللہ میں، نہ اس پر اجماع امت ہو، نہ سلفِ صالحین سے منقول ہو۔ غرض یہ کہ "بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَ لَا اٰبَاءُكُمْ کا مصداق اور "يُؤْمِنُوْا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِه[1]" کا منافی ہو تو وہ "لَا تَعْتَذِرُوْا" جیسے نصوص کے مخاطبین میں ضرور شامل ہوگا۔

لیکن جس جماعت یا فرد کے عقائد ایسے نہ ہوں، بلکہ وہ کتاب و سنت کے نصوص پر مبنی ہوں جیسے عقائد اہل سنت و جماعت تو ان کے کلمے کا احترام فرض ہوگا۔

⑧ عن ابن عمر، قال: قال رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-: كفّوا عن أهل لَآ إِلٰهَ إِلَّا الله، لا تكفّروهم بذنب.[2]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَآ إِلٰه إِلّا الله کہنے والوں سے زبان روکو، اور کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو۔

محدث جلیل، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ النَّهي الأكيد میں اس حدیث کے بارے میں لکھا:

أخرجه الطبراني في الكبير بسندٍ حسنٍ۔

ترجمہ: امام طبرانی نے معجم کبیر میں "سند حسن" سے اس کی تخریج فرمائی۔

⑨ عن عائذ بن عمرو المزني، عن النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- أنّه قال: قال النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم-: الإسلامُ يعلو، ولا يعلىٰ.[3]

ترجمہ: حضرت عائذ بن عمرو مُزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب ہے، مغلوب نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے:

الدَّار قطني أَخْرَجَه في كتاب النكاح في سننه بسند صحيح على شرط

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۳۷، كتاب الإيمان، مجلس البركات.

(۲) المعجم الكبير للطبراني ج: ۱۲، ص: ۲۷۲، حديث عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما، ملتقى أهل الأثر، قاهره.

(۳) ❀ سنن الدار قطني، ج: ٤، ص: ۳۷۱، كتاب النكاح/ باب المهر، مؤسّسة الرسالة، بيروت.

❀ صحيح البخاري، ج: ۱، ص: ۱۸۰، كتاب الجنائز/ باب إذا أسلم الصّبي، مجلس البركات.

الحاکم.[۱]

ترجمہ: دار قطنی نے اپنی سنن میں یہ حدیث حاکم کی شرط پر سند صحیح کے ساتھ تخریج کی۔

یہ احادیث مزید تذکیر و نصیحت کے لیے ہیں، خدا کرے کہ "وہابی اہل حدیث" رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت کو قبول کرلیں اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے سے باز آئیں۔

آپ ان حدیثوں کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں، پھر امام الوہابیہ کے فرمان دیکھیں کہ بات بات پر انھوں نے مسلمانوں کو کس طرح مشرک بنایا ہے، مثلاً:

- عبد النبی، غلام محی الدین، غلام معین الدین نام رکھنا۔[۲]
- اللہ کی عطا سے رسول اللہ ﷺ کو غیب سے آگاہ ماننا۔
- اللہ کی عطا سے رسول اللہ ﷺ کو صاحب تصرف ماننا۔
- اللہ کی عطا سے رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر ماننا۔
- اللہ کے اذن سے رسول اللہ ﷺ کو شفیع سمجھنا۔
- رسول اللہ ﷺ کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا۔

اور اس طرح کے بہت سے امور جن کا ثبوت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے ہے سب شرک ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والے مشرک۔

یہ بے جا احکام و عقائد کثیر احادیث کریمہ بالخصوص احادیث صحیحین سے انحراف ہے۔

---

(۱) عمدة القاري، ج: ۸، ص: ۲٤٤، كتاب الجنائز/ بابُ إذا أسْلَمَ الصَّبِيُّ.

(۲) تقوية الإيمان، ص: ۵، پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں، راشد کمپنی، دیوبند۔